الحمدُ للّٰه، والصلاةُ والسلامُ على رسول اللّٰه، وعلى آله وصحبه ومن والاہ، أما بعد:

امام بخاری رحمہ اللہ نے باب **"العمل في العشر الأواخر من رمضان"** (رمضان کے آخری عشرے میں کئے جانے والے اعمال) اور امام مسلم رحمہ اللہ نے باب **"الاجتهاد في العشر الأواخر من شهر رمضان"** (ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں جانفشانی سے عبادت کرنا) میں امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے وہ فرماتی ہیں "جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آپ ﷺ اپنی کمر کس لیتے (یعنی عبادت کیلئے مستعد ہوجاتے) اور رات کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے"۔ اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "آپ ﷺ (رمضان کے) آخری دس دنوں میں (عبادت کا) وہ اہتمام کرتے جو اور دنوں میں نہ کرتے تھے"۔

ان احادیث مبارکہ سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ ان آخری دس راتوں کا خاص طور سے اہتمام فرمایا کرتے تھے، بڑھ چڑھ کر خود نیک اعمال کرتے اور دوسروں کو بھی ان عبادات کی ترغیب دلایا کرتے تھے۔ ان میں سے بعض عبادات کا بیان ذیل میں دیا جارہا ہے۔

١) راتوں کا جاگنا:

اس کا مطلب نماز، قرآن کی تلاوت، اور ذکر وغیرہ میں مشغول ہوتے ہوئے رات کو جاگ کر گزارنا ہے۔ حدیث کے الفاظ میں دونوں احتمال ہیں کہ رات کو جاگنے سے مراد پوری رات جاگنا ہو یا اِس کا غالب حصہ جاگنا ہو۔ پس ہر قیام کرنے والے کو چاہئے کہ وہ خوب محنت کرے اور اپنی استطاعت کے مطابق عبادت میں دوسروں سے سبقت لے جانے کی بھر پور کوشش کرے۔

٢) گھر والوں کو جگانا:

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس فرمان کہ "وہ اپنے گھر والوں کو جگاتے تھے" سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ اپنی ازواج مطہرات کو قیام اللیل کیلئے جگاتے تھے جیسا کہ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "آپ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اپنی گھر والیوں کو جگاتے" (ترمذی: حدیث حسن)۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آدھی رات کے وقت اپنے اہل کو نماز کے لیے اٹھاتے اور یہ آیت پڑھتے: وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا (اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کر اور خود بھی اس پر قائم رہ) (صحیح موطاء)۔ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آجائے تو ہر کوئی اس کی راتوں میں خوب دلجمعی سے قیام کرے اور اپنی اہلیہ اور اولاد کو نماز کیلئے جگائے اگر وہ اس کی طاقت رکھتے ہوں (لطائف المعارف فيما لمواسم العام من الوظائف: ابن رجب حنبلی)

٣) کمر کس لینا:

اس لفظ کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ اِس سے مراد عبادت میں محنت کرنا ہے جو کہ ضعیف رائے ہے کیونکہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا (**جدّ وشدّ المئزر**) "محنت کرتے اور اپنا تہہ بند کس لیتے" تو آپ رضی اللہ عنہا نے جدّ (محنت) پر **شدّ مئذرہ** (تہہ بند کس لینے) کو عطف کیا ہے (یعنی دونوں کا معنی الگ الگ ہے) اور اِس کا صحیح معنیٰ جس کے اہل علم قائل ہیں وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ ان راتوں میں اپنی عورتوں سے کنارہ کش رہتے۔ اور اس معنی کی تائید اُس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں ذکر ہے کہ آپ ﷺ آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے اور معتکف کیلئے عورتوں کی قربت کی ممانعت ہے۔

٤) اعتکاف کرنا:

اعتکاف آخرت سے دور کرنے والے تمام دنیوی امور سے قطع تعلق کر کے محض عبادت کی غرض سے مسجد میں ٹھہرنے کو کہتے ہیں۔ صحیحین میں امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا

سے روایت ہے کہ "اللہ کے نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ فوت ہو گئے، پھر اُنکے بعد اُنکی ازواجِ (مطہرات) اعتکاف کیا کرتی تھیں" ۔اور آپ ﷺ اس عشرے میں اعتکاف صرف اپنے رب کی عبادت اور اس کے ذکر و مناجات میں اپنا وقت صرف کرنے کیلئے کیا کرتے تھے۔

۵) شب قدر کو پانے کی کوشش کرنا:

آپ علیہ الصلاۃُ والسلام کا فرمان مبارک ہے کہ: رمضان کے آخری عشرہ میں شب قدر تلاش کرو (متفق علیہ)۔اور نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے شب قدر میں قیام کیا (اللہ کی عبادت کی) اُس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔پس اللہ کے ہاں اِس رات کی فضیلت بہت عظیم ہے اور اِس رات میں عبادت کا ثواب ہزار مہینوں کی عبادت کے برابر ہے۔

٦) تلاوت قرآن:

اس مہینے میں تلاوت قرآن مجید کو خاص اہمیت حاصل ہے۔رب تعالیٰ کا فرمان ہے: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ (بقرۃ:۱۸۵) (ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا)۔اسی لئے آپ ﷺ اِس مہینہ کی ہر رات کو جبریل علیہ السلام کے ساتھ

قرآن کا دور کرنے کے مشتاق رہتے تھے (متفق علیہ)۔

اور رمضان کے آخری عشرے میں قرآن کی تلاوت کی خاص اہمیت ہے۔چنانچہ سلف صالحین رحمہم اللہ اس مبارک مہینہ میں قرآن کی تلاوت کے عظیم فضائل کے پیش نظر اِس کا بڑا اہتمام کرتے تھے اور آخری عشرے کی آمد پر تلاوت کیلئے اُنکی حرص و خواہش مزید بڑھ جاتی تھی (لطائف المعارف: ابن رجب)۔

خلاصہ کلام:

اے مسلمانو! رمضان کا آخری عشرہ ہم پر داخل ہوا چاہتا ہے۔۔۔یہ چند روز ہی تو ہیں، پس اِن میں خوب نیکیاں کما لو۔اللہ کی قسم احسن طریق پر عبادت کرنے والے کے لیے یہ بڑی نعمت ہیں اور خائب و خاسر ہوا جو اِس عظیم موقعے کو ضائع کر دے۔اور یہ سال کی افضل ترین راتیں ہیں جیسا کہ اہلِ علم نے واضح کیا ہے۔

اے اللہ! ہمیں رمضان کی یہ دس راتیں نصیب فرما اور ہمیں ان میں بہترین عبادت کرنے کی توفیق عطا فرما۔

وصلِّ اللّٰهم على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلِّم

رمضان کے آخری عشرہ میں کی جانے والی

عبادات

مكتبة الهمة
الدولة الإسلامية
رمضـــــان ١٤٣٧هـ